واعظ الجمعہ

یومِ پاکستان
حالاتِ حاضرہ کے تناظر میں

پیشکش
ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر
مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین
مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی
مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی

دار اہل السنۃ
لتحقیق الکتب والطباعۃ والنشر
www.facebook.com/darahlesunnat

دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

IDARA E AHLE SUNNAT ادارہ اہلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعه

یومِ پاکستان

(حالاتِ حاضرہ کے تناظر میں)

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

یومِ پاکستان (حالاتِ حاضرہ کے تناظر میں)

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى خاتم الأنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

میرے محترم بھائیو! یومِ پاکستان، ہمارے وطنِ عزیز کی تاریخ کا اہم دن ہے۔ اس دن یعنی ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو مسلم اکثریتی علاقوں پر مشتمل، ایک آزاد ملک کے مطالبے کی قرارداد، لاہور کے منٹو پارک (اقبال پارک) میں پیش کی گئی تھی، جو بعد میں قراردادِ پاکستان کے نام سے موسوم ہوئی۔ جس دن قراردادِ پاکستان پیش کی گئی، اسی وقت متفقہ طور پر واضح الفاظ میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا، کہ اب بحیثیتِ مسلمان، ہندو تہذیب کے ساتھ ملاپ کسی صورت ممکن نہیں، مسلمان اپنا ایک علیحدہ اسلامی تشخص رکھتے ہیں، جس بناء پر اب ہندو ریاست میں مسلمانوں کا رہنا ناقابلِ برداشت

ہے[1]۔ اسی بنیاد پر مسلم لیگ نے برصغیر میں مسلمانوں کے جداگانہ وطن کے حصول کے لیے تحریک شروع کی، اور سات ۷ سال کے بعد اپنا مطالبہ منظور کرانے میں کامیاب رہی۔ وہ ثمرہ جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نام سے دنیا کے نقشے پر ابھرا۔ اس دن کی یادگار کے طور پر ہر سال 23 مارچ پورے پاکستان میں عام تعطیل ہوتی ہے؛ تاکہ ہم ان مسلم قائدین کو خراجِ تحسین پیش کریں، جن کی سوچ، مطالبہ اور کاوشوں کے سبب ہمیں آزادی کی نعمت میسر آئی!۔

یومِ تجدیدِ عہدِ وفا

عزیزانِ محترم! 23 مارچ کا اہم دن تقاریر وتقاریب منعقد کرنے کے ساتھ ساتھ، عملی طور پر وطن کی مضبوطی واستحکام کے لیے تجدیدِ عہدِ وفا کا دن بھی ہے۔ ہم نے ہر لمحہ اس سلسلہ میں شدید محنت کرکے، اسے ترقی یافتہ اقوام کے مقابل لانا ہے، اور یہ ہم سے صرف وطن کا تقاضا نہیں، بلکہ ہمارے اپنے ضمیر کا بھی ہم سے یہی مطالبہ ہے، کہ ہم سب رنگ ونسل اور قومیتوں کے اختلافات بھلاکر، اس ملک کے باشندے ہونے کی حیثیت سے، اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے، ملک وقوم کی خدمت میں بڑھ چڑھ کر اپنا کردار ادا کریں!۔

---

(۱) "ماہنامہ دخترانِ اسلام مارچ ۲۰۱۶ء "اداریہ، صـ۴ـ "تحریکِ پاکستان اور علماءِ کرام" صـ۱۴۵ـ

وطن سے وفاداری

محترم بھائیو! اس دن کی یاد اپنے ملک سے بندے کو وفا کا پیغام دے رہی ہے، کہ اس ملک کا کوئی باشندہ ایسا کام نہ کرے جس سے ملک اور اس کی عزت کو نقصان پہنچے۔ اپنے وطن کے اصول وقوانین کی پاسداری کرے، اس کے امن واستحکام کے لیے کوشاں رہے، کہ وطن ہے تو ہم ہیں۔ لہٰذا اس کی بقا کے لیے ہم سب کو متحد ہوکر جدوجہد کرنی ہے، ہمیں اسلام اور اپنے ملک سے وفاداری کا عہد کرنا، اور اسے پورا کرکے ہی دم لینا ہے، اس مملکتِ خداداد کی سلامتی، امن وسکون اور استحکام کے لیے، باہمی اتحاد واتّفاق، پیار ومحبت اور مُساوات کی ضرورت ہے۔ اپنے ملک ووطن سے محبت وپیار بھی ایمان کا حصہ ہے"[1]۔ ؏

دل سے نکلے گی نہ مرکر بھی وطن کی الفت

میری مٹی سے بھی خوشبوئے وفا آئے گی

شہداء کا اجروثواب

میرے بزرگو ودوستو! اس قرارداد کی منظوری کے بعد بھی، وطنِ عزیز کے حصول کی کوششوں میں، جو مسلمان اپنی جانیں قربان کرگئے! وہ جاں نثارانِ وطن شہداء بارشادِ قرآنی: ﴿اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ۝۱۶۹ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا

(١) "المقاصد الحسنة" الباب الثاني في ترتيب ...، كتاب الإيمان، صـ٤٨٩.

هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّ اَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾[1] "وہ اپنے رب تعالیٰ کے پاس زندہ ہیں، روزی بھی پاتے ہیں، جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اس پر شاد ہیں، اور اپنے بعد آنے والوں کی خوشیاں منا رہے ہیں، جو ابھی ان سے نہیں ملے، کہ ان پر نہ کچھ خَوف ہے اور نہ کچھ غم۔ اللہ کی نعمت اور فضل کی خوشیاں مناتے ہیں، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا اجر ضائع نہیں کرتا"۔ کہ وہ جو اچھے اعمال اپنی زندگی میں کرتے تھے، اللہ تعالیٰ ان کے مرنے کے بعد بھی ان اعمالِ صالحہ کو لکھتا ہے، اور خیر و بھلائی ان سے منقطع نہیں ہوتی۔

باہمی اتحاد عظیم نعمت ہے

رفیقانِ گرامی قدر! اس مبارک دن کی یاد ہم سے یہ بھی تقاضا کرتی ہے، کہ پوری قوم متحد ہو کر یک جان ہو جائے؛ کیونکہ اتحاد ایک قوّت اور عظیم نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے وطنِ عزیز کو بھی اپنے اس فضل وکرم سے نوازے، جو انتہائی عمدہ اور بابرکت چیز ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ، فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ»[2] "جو جنّت کے وسط میں اپنا ٹھکانا چاہتا ہو، اُسے چاہیے کہ امت کی بڑی جماعت سے مضبوط وابستگی رکھے"، اسی معنیٔ جلیل کی تاکید میں حضرت سیّدنا عبد

---

(۱) پ٤، آل عمران: ١٦٩–١٧١.

(۲) "سنن الترمذي" باب مَا جَاءَ فِي لُزُومِ الْجَمَاعَةِ، ر: ٢١٦٥، صـ٤٩٨.

اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: «عَلَيْكُمْ بِالطَّاعَةِ وَالْجَمَاعَةِ؛ فَإِنَّهُمَا حَبْلُ اللهِ الَّذِي أَمَرَ بِهِ»(۱) "تم پر اطاعت واجتماعیت لازم ہے، یہ دونوں چیزیں اللہ تعالی کی رسی ہیں، جس کو مضبوطی سے تھامنے کا اس نے حکم فرمایا ہے"۔

وطن اور اتحاد کی نعمت

عزیزانِ محترم! جس دن اللہ کریم اپنے فضل وکرم سے کوئی نعمت عطا فرمائے، اس کو یاد رکھنا اہلِ ایمان واہلِ محبت کا شعار وشیوہ ہے، جس دن اللہ تعالی نے ہمارے بزرگوں کو وطنِ عزیز عطا فرمانے کے لیے یکجا ہو کر جدوجہد کا عزم دیا، اس دن کو عظیم، مبارک اور نعمت جان کر اللہ تعالی کا شکر ادا کرنا ہم پر لازم وضروری ہے، اور ساتھ ساتھ باہمی اتفاق واتحاد کو بھی مزید مضبوط کرنا ہے۔ تاریخ کے اَوراق پلٹنے، اور اَقوامِ عالَم کے عروج وزَوال، اور ان کی کامیابی وناکامی کا مطالعہ کرنے سے پتا چلتا ہے؛ کہ آج تک جس قَوم نے بھی عروج وترقی کی منزل پائی، وہ ترقی اکثر اُن کے باہمی اتحاد ہی کے مَرہونِ منّت رہی۔ اگر کسی کے پاس جنگی سازوسامان، تجربہ کار ودَلیر بَری، بحری اور فِضائی اَفواج، اور عُلماء ودانشوَر، الغرض دِینی ودنیاوی تمام قوّتیں ہوں، لیکن باہمی اتفاق واتحاد نہ ہو، تو یہ تمام تر صلاحیتیں بے کار، بلکہ نا ہونے کے برابر ہیں۔ باہمی نااتفاقی ترقی کے بجائے تنزّلی، اور آبادی کے بجائے بربادی کا سبب بنتی ہے۔

---

(۱) "المعجم الكبير" من اسمه عبد الله، باب، ر: ۸۹۷۲، ۹/ ۱۹۹.

مصطفیٰ جانِ رَحمت ﷺ نے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے، اتفاق واتحاد، بھائی چارگی، ہم آہنگی و یکجہتی کا درس دیا، اور جب تک مسلمان اس پیغام پر عمل پیرا رہے، کامیابی و کامرانی اُن کا مُقدّر بنی رہی۔ قَیصر و کِسریٰ جیسی طاقتیں بھی اِن مسلمانوں کے آگے سرنگوں تھیں، ان کے ہیبت وجلال سے پہاڑ بھی سمٹ کر رائی ہوئے، راستے کی ہر رُکاوٹ کو وہ پاؤں کی ٹھوکر سے دُور کرتے چلے گئے، فتح ونُصرت کے پرچم لہرائے، کامیابیوں کے سفر طَے کیے۔ لیکن جب مسلمان اتفاق واتحاد کو ختم کرکے تفرقہ بازی، گروہ بندی اور تعصب میں مبتلا ہوئے، ان کی شان وشوکت، دَبدبہ ورُعب سب کچھ بکھر کر رہ گیا، مسلمان کمزور ہوتے چلے گئے۔ یہ بات واضح ہے کہ اتفاق واتحاد، قوّت اور تعمیری نشوونما کا باعث ہے، جبکہ اس سے دُوری وناتفاقی، اِفتراق وانتشار، تخریب اور کمزوری کا سبب ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ﴾[1] "اللہ اور رسول کا حکم مانو، اور آپس میں جھگڑا مت کرو، ورنہ بُزدل ہوجاؤ گے اور تمہاری بندھی ہوئی ہَوا (طاقت) جاتی رہے گی!"۔ یعنی اتحاد واتفاق کے سبب مسلمانوں کا رُعب ودَبدَبہ قائم رہتا ہے، بصورتِ دیگر سب کچھ ختم ہوکر رہ جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں اِفتراق وانتشار والے اَفعال وحرکات وکردار کو چھوڑکر، باہمی مضبوط اتحاد سے کام لیناہے!!۔

---

(۱) پ۱۰، الأنفال: ٤٦.

بھلائی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو!

عزیزانِ محترم! اللہ تعالی کا کروڑہا کروڑ احسان، کہ اُس نے ہمارے وطنِ عزیز پاکستان کو بہت سی نعمتوں سے نوازا ہے، جن میں سَرسبز باغات، کنویں، چشمے، وسیع وعریض سمندر، دریا اور ہماری پاک سرزمین بھی ہے۔ یہاں شہروں کی تعمیر، بچوں کی تعلیم وترقی، انسانیّت کی بقاوفلاح، صحت وسلامتی کے لیے اسکول، یونیورسٹیز، ہسپتال وصنعتوں کے قیام، ہر ممکنہ وبنیادی سہولیات کی فراہمی، سڑکوں، پُلوں اور ڈیموں کی تعمیرات، خدمتِ خلق اور دیگر کئی اچھے کاموں کے لیے مزید بھرپور کوششوں کی ضرورت ہے۔ لہذا ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم اس ملک کی اشیاء واَملاک کی حفاظت کریں، اور حکومتی اہلکاروں سے بھرپور تعاون کرکے حکمِ خداوندی کا عملی طور پر ثبوت دیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى﴾[1] "بھلائی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو!"۔

خدمتِ انسانیت

برادرانِ اسلام! بے لوث خدمتِ انسانی دلوں کو موہ کر، مخالفتوں کے ہجوم سے بھی راستہ نکال لیتی ہے۔ مسلمان بحیثیتِ اُمّت خدمتِ خلق کو اپنا شعار بنالیں، تو انہیں فاتحِ زمانہ بننے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ خدمتِ خلق میں اجرِ عظیم، اور آخرت کی بھی کامیابی ہے، مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں، لہٰذا ہر ایک کو چاہیے کہ وہ

---

(۱) پ٦، المائدۃ: ٢.

دوسرے بھائی کی ہر طرح سے مدد کرے۔ مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ أَخِيْهِ، كَانَ اللهُ فِيْ حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»[1].

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا، اور نہ اُس کو ظالم کے حوالے کرتا ہے، جس نے اپنے بھائی کی ضرورت پوری کی، اللہ تعالی اس کی ضرورت پوری فرمائے گا، جس نے کسی مسلمان کی مصیبت دور کی، اللہ تعالی بروزِ قیامت اُس کی مصیبتیں دور فرمائے گا، اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالی قیامت کے دن اس کی ستر پوشی فرمائے گا"۔ لہذا جن مقاصدِ حسنہ کے لیے ہمیں وطنِ عزیز حاصل ہوا، ان مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے، ان تعلیماتِ اسلامیہ پر عمل کرتے ہوئے، ہمیں اپنے بزرگوں کی کوششوں اور قربانیوں کو خراجِ تحسین پیش کرنا ہے۔

اتفاق واتحاد کے حصول کی کوشش

میرے عزیز ہم وطنو! لاکھوں قربانیوں کے بعد حاصل ہونے والی، اس مملکتِ اسلامیہ کی بقا، عروج وترقی اور امن وسلامتی کے لیے باہمی اتفاق واتحاد بہت ضروری ہے، جس طرح ایک قطرۂ آب کی تنہا کوئی خاص حیثیت نہیں، مگر جب یہی قطرے آپس میں اتحاد کر لیتے ہیں، تو ابرِ کرم کی صورت میں پل بھر میں جَل تھل کر

---

(١) "صحيح البخاري" كتابُ المظالم، ر: ٢٤٤٢، صـ٣٩٤.

دیتے ہیں، سُوکھے کھیتوں کو ہرا بھرا اور تر و تازہ کر دیتے ہیں، اِن ہی قطروں کی ہم آہنگی ایک ایسے طُوفان کو بھی جنم دیتی ہے، جو ایک عالَم کو تنکے کی طرح بہا کر لے جاتا ہے۔ ایک ننھے ستارے کی کیا حقیقت؟ لیکن جب یہی ستارے آپس میں اتحاد کر لیتے ہیں، تو اندھیری رات میں پورے عالم کو روشن و منوّر کر دیتے ہیں، مسافروں کے لیے خیر کا سامان بن جاتے ہیں!!۔

الغرض یہی حال اقوامِ عالم کا بھی ہے، کہ اتفاق واتحاد کی بدولت قومیں سنورتی اور ترقی وعروج کی منازل طے کرتی ہیں۔ اگر آج ہم بھی اتفاق واتحاد کے اصول پر کار بند ہوجائیں، اسلامی تعلیمات اور اعلیٰ انسانی واخلاقی اقدار اپنا لیں، تو ہمیں بھی وہ مقام، عزت واقتدار حاصل ہوسکتا ہے، کہ پھر دنیا کی کوئی طاقت ہم پر غالب نہیں آسکتی، صرف ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اتحاد ویکجہتی کے پیغام کو عام کریں، ملکی وقومی نقصان دِہ اعمال وکردار کا خاتمہ کرکے، اتفاق واتحاد کی حقیقت کو اجاگر کریں؛ کیونکہ اُمّتِ مسلمہ بالخصوص ہمارے وطنِ عزیز کو درپیش مسائل کا حل اور چیلنجز کا تدارک، اتفاق واتحاد میں مضمر ہے۔ اللہ کریم نے مسلمانوں کو اتفاق واتحاد پر قائم ودائم رہنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا: ﴿وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ﴾[1] "اُن جیسے مت ہوجانا جو روشن نشانیوں کے باوجود الگ

---

(١) پ٤، آل عمران: ١٠٥.

الگ ہوگئے، اور اُن میں پھوٹ پڑگئی"۔ تو معلوم ہوا کہ افتراق وانتشار باہمی پھوٹ کا سبب ہے، لہذا نااتفاقی سے بچتے ہوئے دینی ودنیاوی معاملات میں، سچ وحق پر رہنے والوں کے ساتھ رہنا ہے، اسی میں ہماری کامیابی ہے۔ ؏

فرد قائم ربطِ ملت سے ہے، تنہا کچھ نہیں موج ہے دریا میں، بیرونِ دریا کچھ نہیں

دعا

اے اللہ! ہمیں قراردادِ پاکستان کے مقاصد کو سمجھ کر، ملک وقوم کی خدمت اور اسکی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو اَور زیادہ فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

الٰہی! تمام مسلمانوں کی جان، مال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، جن مصائب وآلام کا انہیں سامنا ہے، ان سے نَجات عطا فرما۔ ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی وبیرونی خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خونریزی وقتل وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما۔ اس مملکتِ خداداد کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطا فرما کر، اِخلاص کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کی توفیق عطا فرما، دین ووطنِ عزیز کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو غریقِ رحمت فرما، اُن کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی مَحبت، اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے ہمیں وافَر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ بنا، اے اللہ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت فرما، سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّةِ أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.